

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 19 دسمبر 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاحزاب کی آیت 22 کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا۔

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ (الاحزاب: ۲۲)

حضرت عائشہ سے جب آپ ﷺ کے اسوہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا، قرآن کہتا ہے وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٍ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو ہم سب کیلئے بطور اسوہ ٹھہرایا، آپ ﷺ پر ایمان لانا کافی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے، اور یہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ آپ ﷺ کو اخلاق حسنہ کی تکمیل کیلئے مبعوث کیا گیا۔ اخلاق کی تمام صفتوں کا نمونہ آپ ﷺ کی ذات ہے۔

خوف و تنگی ہر حالت میں آپ ﷺ نے خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کا حق ادا کریں گے تو وہ ہماری مشکلات کو بھی دور فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کی عبادت کو دیکھ کر جب حضرت عائشہ نے پوچھا کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو چن لیا ہے تو پھر خود پر بوجھ کیوں ڈالتے ہیں تو فرمایا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار نہ بنوں۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کریں اسکو ہماری عبادتوں کی کیا ضرورت ہے، اسکا جواب بھی یہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ہم پر دینی اور دنیاوی احسانات ہیں کیا یہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتے کہ ہم اس کے احسانوں کا شکر یہ ادا کریں اور عبد شکور بنیں۔

آپ ﷺ جب خدا تعالیٰ کا کلام سنتے تو آپ پر سخت رقت طاری ہو جاتی۔ بالخصوص وہ آیات جن میں خوف و عذاب کا ذکر ہو۔ ہمیں بھی آپ ﷺ کی امت ہونے کے ناطے یہ جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں ہماری کوئی ایسی حرکت تو نہیں کہ آنحضور ﷺ کو ہمارے خلاف گواہی دینی پڑے۔ آنحضرت ﷺ نماز کی اتنی پابندی فرماتے تھے کہ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں جب آپ کی طبیعت سخت خراب تھی تو حضرت ابو بکر کو نماز پڑھانے کا کہا، کچھ دیر بعد جب طبیعت کچھ سنبھلی تو ساتھیوں کے سہارے سے مسجد کی طرف روانہ ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر رگڑ رہے تھے۔

رسول کریم ﷺ کو شرک سے اتنی نفرت تھی کہ اپنی آخری بیماری کی تکلیف میں بھی یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجی کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مزار بنا کر شرک شروع کر دیا ہے، آپ ﷺ نے اپنی امت کو ایسے شرک سے محفوظ رہنے کی تلقین کی۔ اللہ کے فضل سے ہم احمدی تو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر اس قسم کے شرک سے محفوظ ہیں لیکن ہمیں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔

فرمایا کہ کوئی شخص اپنے عملوں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا، پوچھنے پر کہ کیا آپ ﷺ بھی؟ تو فرمایا کہ ہاں میں بھی اپنے اعمال کے باعث جنت میں داخل نہیں ہوگا، صرف اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے جنت میں داخل کرے۔

جب لوگوں نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو اپنے عمل کے زور سے خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سند عطا فرمادی ہے اور آپ کے اخلاق کی تعریف کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں نہیں میں بھی خدا کے احسان سے ہی بخشا جاؤں گا۔ میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا ہاں خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانک لے تو یہی ایک صورت ہے۔

رسول کریم ﷺ اپنی عبادت کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی عبادت کی تلقین فرماتے۔ چنانچہ اپنے داماد حضرت علی کو ان کے گھر جا کر تہجد ادا کرنے کی تلقین کی۔ فرمایا کہ نماز کے لیے بروقت نہ اٹھنا انسان کی اپنی غلطی ہوتی ہے اس کو خدا کی طرف منسوب نہ کرنا چاہیے۔ جو طاقیتیں خدا تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں انکو بہتر رنگ میں استعمال کرتے ہوئے خدا کی عبادت کرنا ان پر حق ہے۔

بنی نوع انسان کے حق کی بات کریں تو آپ ﷺ کا اپنے اہل خانہ سے رویہ دیکھیں تو ان سے بھی بڑی شفقت سے پیش آتے۔ ان کا ہر طرح سے خیال رکھتے۔ حضرت خدیجہ کی وفات کے باوجود ہمیشہ ان کو یاد رکھتے۔ والدین بچپن میں وفات پا گئے، پہلے دادا اور پھر چچا کے گھر میں پرورش پائی۔ چچی کی رویہ کوئی اچھا نہ تھا لیکن آپ ﷺ نے کبھی کسی بات پر کوئی شکوہ نہیں کیا۔

صبر کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک موقع پر آپ ﷺ کہیں سے گزر رہے تھے کہ راستہ میں ایک عورت اپنے بچے کی وفات پر رو رہی تھی تو اسے صبر کی تلقین کی، وہ عورت آپ ﷺ کو جانتی نہیں تھی تو بولی کبھی تمہارا بچہ فوت ہو تو میں پوچھوں، آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے کہ میرے تو سات بچے فوت ہوئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعثت اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءً دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے دوسرے حوین کے نماز جنازہ کا اعلان فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

خطبه ثانيه

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ❁ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ❁ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ❁ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ ❁ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ❁ اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ❁